عشق کی دکان

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب ایم اے خطیب رستم ضلع مردان

حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہ صرف عظیم شخصیت تھے۔ بلکہ وہ عظیم شخصیت ساز ادارہ تھے۔ کہ رب العلمین نے ان کی ذات گرامی کو لاتعد ولاتحصیٰ کمالات وفضائل کا منبع بنایا۔ ان کے قلب اطہر کو عشق مصطفیٰ اور علوم مصطفیٰ کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ ان کے چہرۂ انور اور سر زاویۂ عمل سے سلف الصالحین اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ادائیں ٹپکتی تھیں۔

حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاکستان میں اکابرین دیوبند اور مشائخ دیوبند کے خصوصی توجہات کا مرکز تھے۔

انہوں نے پاکستان میں امتیازی اور خصوصی شان کے ساتھ اپنے عظیم شیخ حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علوم وفیوضات اور کشف وکرامات کے سمندر سے علوم مصطفیٰ کے شیدائیوں کے سینوں اور قلوب کو سیراب ومعطر فرمایا۔ بہت غور اور سوچ بچار کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ وہ عشق و معرفت کی دکان تھے۔

اور میں نے عظیم علمی شخصیات دیکھے ہیں۔ لیکن اپنی محدود زندگی میں صرف اور صرف دو شخصیات کی للہیت وتواضع اور عجز وانکسار اور عشق و گداز جو تمام تکلفات وتصنعات سے پاک ومبرا اور خالی پایا۔ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ اور دوسرے حضرت امیر المؤمنین فی التفسیر حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالہادی صاحب شاہمنصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ ایک فنا فی الحدیث تو دوسرے فنا فی القرآن تھے۔

حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے اور دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کے لئے عاشق مصطفیٰ ولی کامل۔ مجاہد اعظم الحاج محمد آمین صاحب نور اللہ مرقدہ روضۂ اطہر اور گنبد حضرا اور بیت اللہ شریف کے سایوں میں دعائیں فرمایا کرتے تھے یعنی امیر المؤمنین فی الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے اہل اللہ کی نگاہوں میں بھی شان محبوبیت رکھتے تھے۔

مجاہد کبیر قطب دوران حاجی صاحب ترنگزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ وماذون فقیر صاحب نور اللہ مرقدہ آف پلو ڈھنڈ صوابی نے اپنے فرزند کو فرمایا کہ بیٹے یاد رکھو کہ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث صرف حدیث یار کے محقق نہیں ہیں بلکہ فنافی الرسول شخصیت ہیں اور امیر المؤمنین فی الحدیث نور اللہ مرقدہ کی قدم بوسی اور پاپوش بوسی اور دست بوسی میں سب کچھ موجود ہے۔

سہ قال را بگذار مرد حال شو
پیش مرد کاملے پامال شو،
شبان وادیٔ ایمن گہے رسد بمراد
کہ چند سال بجان خدمت شعیب کند

ایک دفعہ دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کے دورۂ حدیث کے طلباء کرام حضرت امیر المؤمنین فی التفسیر فنا فی القرآن علامہ عبدالہادی شاہمنصوری نور اللہ مرقدہ کے پاس ملاقات اور دعا کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو امیر المؤمنین فی التفسیر فنا فی القرآن علامہ عبدالہادی شاہمنصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طلباء دورۂ حدیث سے پوچھا کہ ساتھیو! کہاں سے تشریف لائے ہو۔ تو طلباء کرام نے بصد ادب وتعظیم کہا کہ حضرت ہم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دورۂ حدیث کے طلباء ہیں۔ صرف اور صرف آپ سے ملاقات اور دعا کے لئے آئے ہیں۔ تو رخصت کے وقت امیر المؤمنین فی التفسیر فنا فی القرآن علامہ عبدالہادی نور اللہ مرقدہ نے طلباء کرام کو تاکیداً فرمایا۔ کہ جب دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ پہنچیں تو حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمتِ اقدس میں میرا سلام بصد ادب وتعظیم پیش فرمادیں۔ اور میرے لئے خصوصی دعاؤں کے لئے بھی درخواست پیش فرمادیں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث نور اللہ مرقدہ مجھے خصوصی دعاؤں سے بہرہ یاب فرمادیں ایک دفعہ حضرت امیر المؤمنین فی التفسیر علامہ عبدالہادی نور اللہ مرقدہ دورۂ تفسیر میں ایک مقام پر تحقیق اور مفسرانہ شان سے تحقیق فرمارہے تھے۔ اور تفسیر کی تحقیق حدیث یار سے فرمارہے تھے۔ کہ ایک طالب العلم نے کہا۔ کہ حضرت دورۂ حدیث میں یہی حدیث شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ نے بھی بیان فرمائی تھی تو حضرت علامہ عبدالہادی شاہمنصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین فی الحدیث نور اللہ مرقدہ کے مقام حدیث

(باقی صفحہ ۳۲۴ پر)